Registered

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۱) — مطبوعہ ۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ — جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

یکم اکتوبر لنڈن۔ ۳۰ ماہ گذشتہ کو جنرل شخاروف خبر دیتے ہیں کہ ۲۹ ماہ گذشتہ کو مبتاے کے قرب جوار میں ایک خفیف سی لڑائی ہوئی اور ۲۸ کو بھی دریا ے لیاؤ پر دو جاپانی رسالوں ایک کمپنی اور چار توپوں اور چیسچو سو کی ایک جم غفیر کے ساتھ خفیف سی جنگ ہوئی **۳۰ ستمبر لنڈن۔** روسی جنرل سٹاف بتلاتا ہے کہ ۲۰ سے ۲۶ ستمبر تک پورٹ آرتھر پر حملے ہوتے رہے مگر ہر جگہ پسپا ہی کئے گئے۔ **موکڈن** سے خبریں موصول ہیں کہ وہاں کے باشندے بباعث فصل کے برباد ہو جانے کے بھوکھوں مر رہے ہیں ٭ **جاپانیوں** نے لیاؤنگ سے دس میل تک نئی ریلوے سڑک بنائی ہے ٭ **یکم اکتوبر لنڈن۔** لیڈی کرزن صاحبہ کو ایک رات اور ایک دن اچھی طرح نیند آئی اور کھانا بھی اچھی طرح کھایا حالت بصحت ہے۔ **سکاٹ لینڈ** کی یونائیٹڈ فری چرچ نے مشنری کام کے لئے دو لاکھ انیس ہزار پونڈ یعنی تینتیس لاکھ بچاسی ہزار روپیہ اور جمع کیا ہے۔ اس کلیسیا کی آمدنی ۱۱۶۳۰۰۰ پونڈ ہے (یعنی ۱۷۴۴۵۰۰۰ روپیہ) ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت ۴۰۰۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا۔ چرچ آف اسکاٹلینڈ نے علاوہ بہت بڑی رقم عطیہ کے ۵۱۵۲۷ پونڈ چندہ کے ذریعہ سے جمع کیا ہے (۱۵ روپیہ کا پونڈ ہوتا ہے) بپٹسٹ مشن کی آمدنی بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ چین کی اندرونی مشن میں تھوڑا سا گھاٹا پڑ گیا ہے۔ مگر ایسی مشنیں کبھی کامیاب نہیں ہوئی ہیں ٭ **بمبئی** کے لارڈ بشپ صاحب کو ضروری خانگی امور کے لئے تین ماہ کی رخصت عنایت ہوئی ہے۔ **پنجاب گزٹ** سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر بل صاحب جو ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب کے ہیں۔ علاوہ اپنے اس منصب کے ہند کے چیفس کالجوں کے انسپکٹر مقرر ہو گئے ہیں۔ **۲۹ ستمبر لنڈن۔** یہ معلوم کرنا نہایت مشکل ہے کہ پورٹ آرتھر میں کیا ہو رہا ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ سے فرانسیسی خبریں آتی ہیں کہ جاپانیوں نے بڑی بھاری کامیابی حاصل کر لی ہے مگر چیفو سے تار ہے کہ روسیوں نے جاپانیوں کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ جو قلعے کہ انہوں نے لئے تھے اُن کو خالی کر دیں۔ **ریوٹر کا نامہ نگار** ٹوکیو سے خبر دیتا ہے جاپان میں ۵۰۰۰۰ بیمار اور زخمی سپاہی ہیں اور نہایت عمدگی سے انکا علاج کیا جاتا ہے اور انمیں سے فوت بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ **ریوٹر کا نامہ نگار** خبر دیتا ہے کہ جاپانیوں نے آٹھ ملین مروجہ سکہ پانچ فیصدی سود پر قرض لینے کا تصفیہ کر لیا ہے۔ **لیڈی کرزن صاحبہ** کی حالت ۲۹ تاریخ کو کسی قدر اچھی تھی مگر نکاہت حد درجہ کی ہے۔ **بمبئی میں** اس ہفتہ کے درمیان جو ۲۲ ستمبر کو ختم ہوا ۸۵ آدمی پلیگ سے فوت ہوئے **ایک اخبار** جو یہودیوں کی تعداد وغیرہ کی فکر میں لگا رہتا ہے کہتا ہے کہ ۱۲۲ یہودی مربیا اسوقت موجود ہیں جو مختلف پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں میں وعظ کرتے ہیں۔ گذری صدی میں ۲۰۴۵۴۰ یہودیوں نے بپتسمہ پایا۔ **گذرے سال** امریکن پرسبیٹرین چرچ نے ۸۲ نئے مشنری بھیجے تھے۔ امسال گو ان کا شمار اسقدر نہیں ہے تو بھی سال کے آخر میں انکی تعداد ستر تک ہو جائیگی۔ **صاحب سکرٹری** آف اسٹیٹ نے بہ اجلاس کونسل یہہ حکم دیا ہے کہ ہندوستان میں سررشتہ تعلیم کے اعلےٰ عہدے از قسم ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم، انسپکٹر مدارس، اور کالج کے پروفیسر وغیرہ ہندوستانیوں کو نہ ملینگے۔ اور نہ ہی ہندوستانی ولایتی گریجوایٹ کے حقوق انگریز ولایتی گریجوایٹ کے حقوق کے برابر سمجھے جائینگے۔ **یورپ کی** سب سے بڑی نو طاقتوں کی بحری اور برّی افواج کا سالانہ خرچ بیس کروڑ پونڈ یعنی تین ارب روپیہ ہے۔ **زار روس** کو اسی ہزار پونڈ یعنی بارہ لاکھ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ **دو دیسی** مسیحیوں یعنی مسز مس منی چٹرجی اور لی گوسال نے الہ آباد یونیورسٹی کے متعلق انگریزی علم ادب میں ایم اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ **ایک جرمن** طبعی دان مسٹی ڈاکٹر گلوے نے نکل اور فولاد کا ایسا مرکب دریافت کیا ہے جو گرمی سے پھیل نہیں جاتا۔ یہہ مرکب بیبی گھڑیوں اور کلاک کے بنانے میں بڑا ہی کارآمد ہوگا۔ **کلکتہ** کی وہ کمیٹی جو وہاں کی شراب کی تجارت کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی یہہ رپورٹ دیتی ہے کہ گذشتہ سال شراب خانوں میں محمدی لوگ بہت اور کثرت سے آئے جنکے مذہب میں شراب پینا نواہی سے ہے **حال کے** علم النجم کے شمار کے مطابق ذیل کی باتیں تبلائی جاتی ہیں کہ ستارہ بنام کیپلا ایک سکینڈ میں ۱۷ میل کی رفتار سے چلتا ہے اور قلب الجبار ۲۶ میل فی سکینڈ چلتا ہے مگر ارکتورس کی رفتار بائیس ہزار میل فی سکینڈ ہے مگر بھی چونکہ وہ زمیں سے بہت ہی دور ہیں انکو اپنی اصلی جگہ سے صرف ایک درجہ ہٹ جانیکے کے ہزاروں برس درکار ہیں۔ **کیلیفورنیا میں** ایک خود حرکت کرنیوالی درو کی کل استعمال کیجاتی ہے جو ۶۰ فیٹ لمبی اور ۲۰ فیٹ چوڑی ہے اور اس میں جلایا جاتا ہے۔ جب یہہ کل چلتی ہے تو آگے آگے فصل کٹتی جاتی ہے۔ دانے تو مقابل کے بوروں میں پڑتے جاتے ہیں مگر پس ماندہ ایک گاڑی میں پڑتا جاتا ہے جو اس کے پیچھے لگی ہوئی ہوتی ہے ٭

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی اخلاقی فضیلت

یہہ امر کہ مسیح کی شخصیت کی بابت تعلیم یافتہ ہنود کے اندر کیسی اعلیٰ تبدیلی ہوگئی ہے سو ظاہر ہے۔ صرف برہمو سماج ہی نہیں ہے جو مسیح کے چال چلن کی اعلیٰ ترین فضیلت کو بہ صدق دل ظاہر کر رہے ہیں علاوہ ازیں یہہ شہادت تو عالمگیر ہے اور ناستکوں اور دیگر اہل خیال ہنود کی طرف سے دیجاتی ہے۔ اشیراؔدس صاحب کہتے ہیں کہ مسیح کی اس تعلیم نے جو پہاڑی وعظ میں پائی جاتی ہے دنیا میں ایک عام انقلاب پیدا کر دیا ہے جیسے کہ بارآور بارش موسم بہار پیدا کرتی ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ مسیح ہر بات میں اُن اشخاص کی پہلی فہرست کے اندر ہے جنہوں نے کامل انسانیت کے خیال کو منکشف کر دیا ہے۔ ایسا ہی آرکن صاحب کا قول ہے کہ ”یسوع اُن لوگوں میں سے اعلیٰ ترین ہے جو انسان پر ظاہر کر دیتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اُس کا مآل الی کیا ہے۔ اسمیں اُن تمام اشیاء کا اتحاد ہے جو ہماری ذات میں عمدہ اور افضل ہے“ غیر مسیحی اہل ہند کی شہادت بھی کچھ کم تعجب انگیز نہیں ہے کیشب چندر سین مسیح کی رسالت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ چونکہ خدا کی پروردگاری نے انکو بنی آدم کی اصلاح اور از سرِ نو پیدا کرنیکے لئے بھیجا اس لئے خدا کی پروردگاری ہی سے انکو اس کار عظیم کیلئے طاقت اور دانائی بھی ملی تھی۔ ماؤزمکا منقلد مزورؔ ہکر اپنی تصنیف شرقی مسیح میں ذیل کی شہادت دیتا ہے ”اصلی اور گہری طبیعت اور پوری پوری خالص قسم والی انسانیت جو اپنے آپکو خدا کی محبت اور پاکیزگی پر بالکل قربان کر دیتی ہے حقیقت میں وہی الٰہی انسانیت ہے اور یہہ انسانیت مسیح کی ہے۔ یہہ کوئی شخص اطفا نہیں تھا بلکہ کلیۃً شخصی اطاعت۔ یہہ انسان کی شخصیت کا خدا کی شخصیت کے ساتھ توسط تھا۔ یہہ باپ اور بیٹے کی صلح مطلق تھی۔ یہہ مسیح کی زندگی تھی“۔ اور تیس برس ہمارے اہل وطن جو مسیح کے چال چلن کی بابت ایسی شہادت دینے کیلئے تیار ہیں اس سے کس منطقی نتیجہ کو نہیں دیکھتے کہ وہ جو ایسی افضل فوقیت رکھتا ہے بالضرور الٰہی ہے“ (کرسچن پیٹریاٹ) ٭

افریقہ میں مسیحی کامیابی

جمیع مشن کی گذشتہ سال کی رپورٹ جو افریقن مشن کی بابت ہے نہایت ہی تسلی بخش اور مسرت دہ اور نتیجہ خیز اور حوصلہ افزا ہے۔ گذشتہ سال میں اس سوسائٹی کے متعلق ۱۱۰۰۰ اشخاص نے بپتسمہ پایا۔ ہر روز ۳ آدمی اوسطاً مسیحی ہوتے رہے۔ مسیحی والدین کے ۱۲۰۰۰ بچوں نے علاوہ بپتسمہ پایا۔ ۳۱ پادریوں کا تقرر ہوا۔ اس کے متعلق علیحدہ علیحدہ مشنوں کا حال بھی بڑا قابل اطمینان اور تعریف ہے سیرالیون مشن کی کامیابی اسطرح پر ظاہر ہے کہ انہوں نے فریٹون میں ایک کتھیڈرل اور ایک گرجا از سر نو بنانے کی تجویز کی ہے۔ اس مطلب کے لئے افریقہ کے مسیحیوں سے ۲۹۰۰ روپیہ چندہ ہو چکا ہے۔ علاوہ اس کے وہ ایک ہزار پونڈ یعنی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دیتے ہیں تاکہ اس سے اُن کے گرد نواح کی مشنوں کا جو اُن کے مضافات میں غیر اقوام کے درمیان کام کرتے ہیں گذارہ چلے سیرالیون مشن کی تاثیر بڑی بھاری اور دور تک وسیع ہو گئی ہے۔ ساحل پر ۱۵۰۰ میل تک اس مشن کے سوداگر اور افسر اور پادری اور دیگر کارندے پھیلے ہوئے ہیں۔ اس مشن سے سوسائٹی کی وہ دو مشنیں پیدا ہوئی ہیں جو یوروبا اور نائیگر مشنیں کہلاتی ہیں۔ یہہ دونوں مشنیں گذشتہ سالوں میں بڑی ترقی کر گئی ہیں۔ ایک انگریز مسیحی عورت نے جس نے لاگوس اور ایبوکوٹا اور ابادان اور ایبو کے شہروں کی کلیسیاؤں کا ملاحظہ کیا ہے۔ یوروبا مشن اور اُس کے حبشی پادریوں اور شہیوں کے مصاحبوں اور کلیساؤں کے جم غفیر اور علاوہ موجودہ کارندوں کے زیادہ کارندوں کی ضرورت اور مانگ کی بابت سوسائٹی کو رپورٹ دی۔ سوسائٹی کو اس رپورٹ سے نہایت ہی خوشی اور خرمی ہوئی۔ بشپ ٹگول صاحب جیو اودے کی بڑی بھاری کلیسیا میں سے جو روح کو حرکت دینے والا نظارہ اُنکو حاصل ہوا اسکی بابت وہ لکھتے ہیں کہ صرف گیارہ برس کا عرصہ ہوا ہے کہ اس جگہ انجیل کی منسوخ کر دینے اور افشان بنانیوالی طاقت بالکل غیر محسوس تھی ٭

مخالفین مسیحی مذہب کو اسطرف توجہ کرنی چاہئیے جو آئے دن یہہ غل مچاتے ہیں کہ مسیحی مذہب اب ترقی نہیں کرتا اور جان بلب ہے ٭

جاپان میں مسیحیوں کی تعداد

جاپان میں اس وقت ۷۰۰ مشنری ہیں جن میں سے ۴۲۰ امریکن ہیں۔ مشنریوں کی بیویوں کی تعداد اُن کے علاوہ ہے۔ پچاس ہزار نو مرید ہیں جنمیں زیادہ حصہ سی۔ ایم۔ ایس کے مسیحیوں کا ہے۔ کوریا میں مشنریوں کی تعداد ۵۷ ہے۔ منجملہ اُن کے ۱۸ امریکن ہیں۔ نو مریدوں کی تعداد ۸۵۰۰۰ ہے۔ اگر انہیں متلاشی وغیرہ شامل کئے جائیں تو اُنکی تعداد دو لاکھ ہو جاتی ہے یہہ تمام دس سال کی محنت کا نتیجہ ہے ٭

ہم اس خبر کے سننے سے بڑے خوش ہیں اور خداوند سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس کام پر برکت دے۔ اور اپنے خادموں کے ساتھ خود ہو کر کام کرے تاکہ اس کا انجام دنیا کی نجات اور اُس کا جلال اور بزرگی ہو ٭

وہ لوگ جو مسیحی مذہب کی ترقی کے شاکی ہیں اور بآواز بلند کہتے ہیں کہ مسیحی مذہب اب زوال پکڑتا چلا جاتا ہے۔ ایسے ہی نتائج کی طرف غور و فکر سے نظر کریں تو ان پر بخوبی واضح اور لائح ہو جائیگا کہ مسیحی مذہب تنزلی پر نہیں بلکہ ترقی کر رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے اتنا ضرور خیال رکھیں کہ خدا کی چکی چلتی آہستہ ہے مگر پیستی باریک ہے۔ جلد کام شیطان کا اور دیر کام خدا کا ٭



مضامین

مقبول شدہ دعائیں

بائبل کی دعائیں

ہمارے خداوند کی دعامیں جو یوحنا کے ۱۷ ہویں باب میں مسطور ہے سات عرضیں پائی جاتی ہیں یعنی ایک اپنے لئے۔ چار اپنے شاگردوں کے لئے جو اُسوقت اُس کے گرد تھے اور دو اپنے شاگردوں کے شاگردوں کے لئے جو بعد کے زمانہ میں ہونے والے تھے۔ اِس ایک دُعا میں اُس نے چھ دفعہ کہا کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ دنیا اُس کو فریبی تصور کرتی تھی مگر اُس نے یہہ چاہا کہ لوگ جانیں کہ میں آسمان سے بھیجا گیا ہوں۔ اُس نے دنیا کا نو دفعہ نام لیا مگر اپنے شاگردوں اور ایمانداروں کا پچاس دفعہ ذکر کیا؛

مسیح کی آخری دعا جو اُس نے صلیب پر مانگی چھوٹی سی تھی۔ "اَے باپ اُنہیں معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں" اور میں یقین کرتا ہوں کہ اُسکی دعا سُنی گئی تھی کیونکہ ظاہر ہے کہ صلیب کے عین سامنے ایک رومی صوبہ دار کھڑا تھا اور اِس کا دل تبدیل ہوگیا۔ اور یہہ ایک یقینی امر معلوم ہوتا ہے کہ چور کا مسیحی ہو جانا بھی مسیح کی دعا کا ایک جواب تھا۔ ترسس کے باشندہ ساؤل نے بھی اِس دعا کو سنا ہوگا اور جب وہ دمشق کو جا رہا تھا تو یہہ الفاظ بھی اُس کے عقب میں جا رہے ہوں گے ایسا کہ جب خداوند اُس سے راہ میں ہمکلام ہوا تھا تو اُس نے اُس کی آواز کو شناخت کر لیا ہوگا۔ اِس بات کو تو ہم جانتے ہیں کہ پنتکوست کے دن خداوند کے دشمنوں میں سے بعض مسیحی ہو گئے تھے۔ یقیناً یہہ اُنکی اِس دعا کا نتیجہ تھا کہ "اَے باپ انکو معاف کر"؛

پس ظاہر ہے کہ روحانی زندگی کی ورزشوں میں دعا ایک عالی مرتبہ رکھتی ہے۔ خدا کے تمام لوگ صاحبانِ دعا تھے مثال کے طور پر بکسٹر کو دیکھو۔ وہ ایسا صاحب دعا تھا کہ اُسکی سانس سے جو دعا مانگنے کے وقت اِس کے منہہ سے نکلتی تھی اُس کے مطالعہ کے کمرہ کی دیواریں آلودہ ہو گئی تھیں اور جب اُس نے روح القدس سے بپتسمہ پایا تو اُس کے اندر سے کدرمنسٹر میں زندہ پانی کا ایک دریا بہہ نکلا جس سے سینکڑوں جانیں مسیحی ہو گئیں۔ لوتھر اور اُس کے رفقا ایسی زبردست دعا مانگنے والے اشخاص تھے کہ اُنہوں نے زمانوں کے تعصب کو توڑ ڈالا اور قوموں کو صلیب کے قدموں پر لا گرایا۔ جان ناکس نے اپنے ایمان کے مضبوط بازؤں سے تمام اسکاٹ لینڈ کو قابو میں کر لیا اور اُس کی دعا نے دشمنوں کو خوف زدہ کر ڈالا تھا۔ وایٹ فیلڈ جیسی مقدس اور ایمان سے پُر دعاؤں کے بعد ڈیولس فیئر رینالڈز (Reynolds) میں گیا اور ایک ہزار روحوں کو شیر کے پنجے سے رہائی بخشی ذرا صاحب دعا ولسلی کی طرف نظر اُٹھاؤ جس نے دس ہزار سے زیادہ روحوں کو خداوند کیطرف منعطف کیا! اور دعا مانگنے والے فِنّی کو دیکھو جسکی دعاؤں اور ایمان اور وعظوں اور تصانیف نے اِس تمام ملک کو ہلا ڈالا اور کلیساؤں کے ذریعہ سے اِس سمندر کے ہر دو کناروں تک برکت کی لہریں پہنچا دیں؛

ڈاکٹر گتھری صاحب دعا اور اُسکی ضرورت کی بابت یوں رقمطراز ہیں۔ "روحانی زندگی کا پہلا حقیقی نشان یعنے دعا اِس زندگی کو قائم رکھنے کا ایک خاص ذریعہ بھی ہے۔ جیسا کہ انسان دعا مانگنے کے بغیر روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا ہے ویسا ہی سانس لینے کے بغیر بھی طبعی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ جانوروں کی ایک قسم ہے۔ (یعنی کیٹیشیاس Cetacean جو نہ تو مچھلی ہے اور نہ بحری پرندہ بلکہ دودھ پلانے والے بحری جانوروں کی ایک قسم ہے) جو سمندر کے قعر میں رہتی ہے۔ یہہ اُنکا مسکن ہے اور وہ کبھی ساحل پر نہیں آتے اور اگرچہ وہ اُنکی لہروں کے نیچے نیچے تیرتے رہتے ہیں اور اُس کے عمیق ترین قعر میں سیر کرتے ہیں تِسپر بھی وہ بار بار سطح سمندر پر آتے رہتے ہیں تاکہ ہوا میں سانس لیں۔ بغیر اِس کے بحر زخار کے یہہ باشندے اِس قعر میں زندہ نہیں رہ سکتے جہاں کہ وہ بود و باش کرتے اور چلتے پھرتے اور زیست رکھتے ہیں اور جسطرح وہ طبعی ضرورت کے ماتحت ہیں قریباً اسیطرح مسیحی بھی روحانی ضرورت کا محتاج ہے۔ اسیطرح الٰہی فضل کی ضروریات حاصل کرنیکے لئے تاکہ مسیحی اپنی روحانی زندگی کو قائم رکھے دعا کے ذریعہ سے بلند تر اور خالص تر طبقوں میں چڑھکر بار بار خدا کی طرف صعود کرتا ہے۔ ان حیوانات کو سطح آب پر آنے سے روکا جاوے تو وہ ہوا کی عدم رسیدگی کے سبب سے مر جائینگے۔ اسی طرح اگر مسیحی کو خدا کی طرف آنے سے روک دو تو وہ دعا کی مسدودیت کے سبب سے مر جائیگا۔ راخل نے دعا کی کہ مجھے بھی بچے دے نہیں تو میں مر جاؤنگی۔ اور دم گھٹا ہوا آدمی کہتا ہے کہ مجھے سانس لینے دو ورنہ میں مر جاؤنگا۔ اسی طرح مسیحی کہتا ہے کہ مجھے دعا مانگنے دو ورنہ میں مر جاؤنگا؛

ڈاکٹر مین صاحب کہتا ہے کہ جب میں طالب علم تھا تو جب سے کہ میں نے خدا سے اپنے مطالعہ پر برکت مانگنی شروع کی تو جو کام میں پیشتر ایک سال میں کیا کرتا تھا اُس سے بھی زیادہ ایک ہفتہ میں کر لیا کرتا تھا۔ جب لوتھر کاموں کی کثرت سے دبا ہوا تھا تو اُس نے کہا کہ "میں نے اس قدر کام کرنا ہے کہ میں دن میں تین گھنٹوں تک دعا مانگنے کے بغیر نہیں رہ سکتا" اور نہ صرف الٰہیات دان ہی دعا کی بابت بلند خیالی اور فخریہ کلام کرتے ہیں بلکہ ہر حیثیت اور منصب کے لوگوں نے بھی ایسا ہی سمجھا ہے۔ جنرل ہیولوک صاحب جبکہ اُن کے کوچ کا وقت چھ بجے ہوا کرتا تھا تو وہ چار بجے اُٹھا کرتے تھے تاکہ روانگی سے پہلے خدا کے ساتھ رفاقت کرنے سے محروم نہ رہ جاویں۔ سر تھامس بکسٹن صاحب کہتے ہیں کہ "اگر میں صبح کے وقت خدا کے کلام پڑھنے اور دعا مانگنے سے اغماض کر جاتا تھا تو تمام دن خیر نہیں گذرتی تھی" میلنی صاحب کہتے ہیں کہ "میرے وقت کا بڑا حصہ دعا کیلئے اپنے دل کو تیار کرنے میں گذرا کرتا تھا۔ یہہ ایک کڑی ہے جو زمین اور آسمان کو ملاتی ہے"؛

اگر اِس مضمون پر ایک نظر مجموعی کی جاوے تو ظاہر ہو

جائیگا کہ حقیقی دعا میں نو حصے مشتمل ہیں۔ انمیں سے پہلا حصہ خدا کی تعظیم ہے۔ ہم خدا کے ساتھ ایک ہی سطح پر ملاقات نہیں کر سکتے۔ ہمکو اُس کے پاس ایسے طور پر جانا چاہئے گویا کہ وہ ہماری رسائی یا نظر سے بہت ہی بعید ہے۔ دوسرا حصہ دعا کا گناہوں کا اقرار ہے لہٰذا واجب ہے کہ گناہ راہ میں سے دور کیا جاوے جبتک کہ ہمارے اور خدا کے درمیان ہماری کوئی نہ کوئی خطا حایل ہے۔ تب تک ہم خدا کی رفاقت حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ کوئی بدسلوکی ہمارے اور کسی آدمی کے درمیان حایل ہے جو کہ ہمنے اُس کے ساتھ کی ہے تو ہم اُس شخص کے مورد الطاف ہرگز نہیں ہو سکتے تا وقتیکہ ہم اُس کے پاس جاکر اِس قصور کا اُس کے سامنے اقرار نہ کریں۔ دعا کا ایک اور جزو تنبیح ہے۔ ہمیں لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس بدسلوکی کے عوض جو ہمنے کسی کے ساتھ کی ہے بھلائی کریں۔ شکر گذاری کرنی ایک اور حصہ ہے۔ مناسب ہی کہ ہم خدا کی مہربانیوں کا جو اُس نے ہمپر کی ہیں شکر کریں۔ اِس کے بعد معافی اور اتحاد کا عمل میں آنا لازم ہے۔ پھر دعا کے لئے ایمان ایک لازمی جزو ہے اور مذکورہ بالا باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس طرح خوش ہو کر ہم خدا سے براہ راست عرض کر سکینگے۔ ہم دعا مانگنے کی بابت ایسی بہت سی باتیں سنا کرتے ہیں جنسے اشتعال پیدا ہوتا ہے اور اگر ہم کسی شخص کی آنکھیں دعا کے وقت بند نہ دیکھیں تو ہم خیال کر لینگے کہ وہ وعظ کر رہا ہے۔ اِس صورت میں دعا محض نکتہ چینی کرنی ہو جائیگی ہماری دعاؤں میں عرضیں زیادہ ہونی چاہئیں۔ اِن تمام باتوں کے بعد اطاعت کا ہونا لازم ہے۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو لازم ہے کہ ہم خدا کی مرضی قبول کرنیکے لئے مستعد ہوں اب ہم اُن نو حصوں میں سے ہر ایک کا بالتفصیل بیان کرینگے اور آخر میں ایسے واقعات کا بیان کرینگے جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ ایسی صورتوں میں دعا کا جواب ضرور ملتا ہے۔

عزت بے مثال

سلامتی کا مقام

سندری نے اپنے لکھنے پڑھنے میں بہت جلد ترقی کی اُسیں قابلیت کی کمی تو تھی ہی نہیں۔ پس جب دل لگا کر محنت شروع کی تو حیرت افزا ترقی نظر آئی سبق کے بعد بہت کچھ گفتگو بھی ہوا کرتی تھی کیونکہ سندری ابھی پورے طور سے خدا کی بادشاہت میں داخل ہی ہوئی تھی اور بہت سی باتیں اُسے سیکھنی ضرور اور باقی تھیں۔ اُس کی اُستانی کی دلی آرزو اور خواہش تھی کہ جس نے ملک میں داخل ہوئی ہے اُسکی دولت اور خوبصورتی کو پہچانے اُس کی ہریالی چراگاہوں میں آرام و آسایش حاصل کرے اور آبحیات کی ندیوں سے اپنی تشنگی کو رفع کرے۔ وہ نہایت خوشی سے سندری کی اُس راہ پر ہدایت و رہبری کرتی تھی جس سے اُس کا اپنا گذر ہوا تھا۔ وہ بڑے شوق سے سندری کو اس آسمانی بادشاہت کے بھید اور راز و رموز کی باتیں سمجھاتی تھی سب سے بڑھکر وہ اُسے بادشاہ کے جلال اور اُسکی شان و شوکت کا بیان سناتی اور سمجھاتی تھی۔ اُس بادشاہ کو جاننا اُس سے محبت رکھنا ہے اور اُس سے محبت رکھنا اُس کے احکام کو خوشی سے بجالانا اور اُس کی پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہے۔

ایک دن وہ اُس کی خدمت کرنے کی خوشی کا ذکر کر رہی تھی جس نے بڑی ہمدردی و وفاداری سے اپنے لوگوں کی خدمت کی۔ اور اُسے خوش کرنے کے بیان کر رہی تھی جس نے اپنی خوشی کی تلاش نہ کی۔

سندری نے کچھ غمگین ہو کر کہا کہ "میں کیا کر سکتی ہوں؟ مجھ سے اُس کی کیا خدمت ہو سکتی ہے؟ میں تو اُنکی طرح عقلمند اور ذہین نہیں ہوں علاوہ البیان معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جو میں اُس کے لئے کر سکوں؟"

امین نے متعجب ہو کر کہا "کوئی کام نہیں؟ کچھ بھی نہیں؟ میرے خیال میں آپ کے دو بڑے بھاری کام موجود ہیں"۔

سندری نے کہا "مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ آپ از راہ عنایت وہ کام مجھے بتادیں اور اگر میرے کرنے کے ہونگے تو بڑی خوشی سے کرونگی"۔

امین نے کہا "پہلی بات یہ ہے کہ آپ نیک بیوی بنیں جیسی کہ خدا کی مرضی ہے اور دوم آپ عمدہ اور نیک ماں بنیں۔ آپکا چھوٹا سا خاندان ہی آپ کے لئے ایک چھوٹی سی دنیا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اُس دنیا میں ہو کر آپ اُسکی خدمت خدمت کریں۔ اور جب اس قدر خدمت بجالاوینگی تو پھر شاید وہ آپکو اور زیادہ خدمت پر بھیجیگا"۔

سندری نے کہا "لیکن گھر میں جو کام میرے کرنے کے ہیں وہ تو ایسے چھوٹے چھوٹے ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کچھ بھی نہیں ہیں"۔

امین نے جواب دیا کہ "وہ ایسے چھوٹے نہیں ہیں کہ خدا انکو دیکھ نہیں سکیگا۔ اُس کے ایک ایسی حکم کا خیال کیجئے جو وہ فرماتا ہے کہ (اس موقعہ پر امین نے بائیبل اُٹھا کر پڑھنا شروع کیا) خواہ تم کھاتے پیتے یا کچھ اور کرتے ہو۔ تم خدا کا جلال ظاہر کرتے ہو۔ پس خواہ کوئی چھوٹا کام ہو یا بڑا گھر کا کام ہو یا باہر کا ہرگز آپ ایسا خیال نہ کریں کہ وہ کام حقیر اور ناچیز ہے"۔

سندری نے کہا "میں اچھی طرح سے اِس کا مطلب نہیں سمجھی۔ جو کام میں کرتی ہوں انکا خدا کے جلال سے کیا تعلق ہے؟"

امین نے کہا "میں خیال کرتی ہوں کہ جب ہم اپنا کام کاج اچھی طرح سے اور دیانتداری سے کرتے ہیں تو خدا کی عزت و بندگی ہوتی ہے اور جب اچھی طرح سے نہیں کرتے تو اُسکی بے عزتی ہوتی ہے۔ اگر کوئی آپکو اچھی طرح پڑھتی ہوئی سنے تو ضرور کہیگا کہ آپکی اُستانی ضرور کوئی لائق اُستانی ہے اور اِس سے میری عزت ہوگی لیکن اگر آپ اچھی طرح نہ پڑھیں بلکہ ہر طرح سے غلطیاں کریں تو ضرور یہی کہا جائے کہ کوئی نالائق اُستانی پڑھاتی ہے اور اِس سے میری بے عزتی ہوگی"۔

سندری نے کہا "چونکہ میں آپ کو پیار کرتی ہوں اور

آپ مجھ پر بڑی مہربان ہیں۔ میں ہمیشہ سب لوگوں سے آپکی تعریف ہی سننا چاہتی ہوں"۔

"ہاں بیشک یہی بات ہے۔ جسقدر زیادہ ہم اپنے خداوند سے محبت رکھتے ہیں اُسی قدر زیادہ ہماری یہہ خواہش ہوتی ہے کہ اور لوگ بھی اُس سے محبت رکھیں اور جانیں کہ وہ کس قدر مہربان ہے۔ پر لوگ ہمارے خداوند کو تو نہیں دیکھتے۔ وہ ہمکو دیکھتے ہیں اور اسی سے وہ اُسے پہچانتے ہیں"۔

سندری نے پھر کہا "کہ میں تو بالکل نادان اور بیوقوف ہوں۔ میں دیکھتی ہوں میرے اور آپ کے گھر میں بڑا فرق ہے لیکن میں یہہ نہیں جانتی کہ اپنے گھر کو کسطرح آپ کے گھر کی مانند بناؤں۔ پھر آپکی اولاد بہت ہی نیک اور فرمانبردار ہے اور میری اولاد نہایت شریر اور نافرمانبردار۔ لیکن اُسکا کوئی کافی علاج میری سمجھ میں نہیں آتا"۔

املین نے جواب دیا "میرے خیال میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے آپ یہہ کام شروع کریں کہ ہر روز پہلے خدا سے دعا کیا کریں تاکہ وہ آپ کو بتادے کہ آپ کس طرح اُسے خوش کر سکتی ہیں۔ آپ یہہ بات خوب یاد رکھیں کہ وہ آپ سے دور نہیں بلکہ ہمیشہ قریب ہے اور جب کبھی آپ کو کسی طرح کی مدد اور صلاح و مشورت کی ضرورت ہو تو نہایت مناسب ہے کہ آپ اُسی کے حضور میں عرض کریں۔ اگر میں دن بھر آپکے گھر میں رہوں تو امید ہے کہ آپ بار بار مجھ سے بہت سی باتوں میں صلاح مشورے طلب کرینگی"۔

"آپ بالکل درست فرماتی ہیں لیکن جب میں آپ سے ذرا ذرا سی باتوں میں صلاح لونگی اور ان کے متعلق سوالات کرونگی تو ضرور مجھے یہہ تو معلوم ہوگا کہ آپ میری باتوں سے خفا نہیں ہونگی مگر ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے میں خدا کے حضور جانے کی کسطرح دلیری کر سکتی ہوں"۔

املین نے کہا "تمہارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہیں"۔ "میں نہیں جانتی کہ بال سے چھوٹی کونسی چیز ہوگی کیا آپ کسی بال سے چھوٹی چیز کا نام بتا سکتی ہیں"؟

اسپر سندری نے کہا "کیا اب آپ مہربانی سے مجھے بتا سکتی ہیں کہ آپ کے خیال میں وہ کونسی باتیں ہیں جنکا کرنا مجھ پر فرض ہے"؟

جب سندری نے یہہ درخواست کی تو املین نے فوراً جواب دیا اور کہا کہ اُسے سب سے پہلے اپنے گھر کی حالت سدھارنی بہت ضرور ہے۔ پھر اُس نے مسکرا کر کہا کہ "میں اب اسی وقت ساری باتیں آپکو نہیں بتلاؤنگی۔ رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی حسب موقعہ آپکو بتاتی جاؤنگی"۔

جب بچوں کا ذکر ہونے لگا تو معلوم ہوا کہ یہہ ایک نہایت مشکل معاملہ ہے۔ سندری نے اپنے بچپن میں کبھی فرمانبرداری نہیں سیکھی تھی اور وہ اپنے بچوں کو فرمانبرداری سکھلانے کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتی تھی۔ اور اگر وہ ضرورت کی اقراری اور قائل ہو اور اُسے محسوس بھی کرے تو مشکل کا پہاڑ بہت ہی بھاری نظر آتا تھا۔

گذرے ایام

جب اس ملک میں ریل گاڑی آئی تو لوگ اس کام کو اور اُس کاریگری کو متحیر ہوکر دیکھتے تھے اور آجتک دیکھتے ہیں۔ اور جب کوئی نیا کام کسی شخص سے کئے یا عام طور پر کیا جاتا ہے جو کسی قدر مفید عام ہو تو اخباروں کے اڈیٹرس اور نامہ نگار اُس شخص کی تعریف اور ثناخوانی سے اخباروں کے صفحوں کے صفحے سیاہ کر ڈالتے ہیں اے نامہ نگارو۔ اے اخباروں کے اڈیٹرو تمہاری آنکھوں کے روبرو خدائے قادر آجتک روز بروز عجائب و غرائب کرتا آیا۔ وہ آجتک ایسا انتظام کرتا آیا جس سے زندگی بڑھتی جائے بلکہ اس سے بھی حیرت خیز کام۔ اُس کے کاموں کی ثناخوانی کہاں ہے؟ اور اُسکی حمد و توصیف کہاں؟ او۔ نامہ نگارو تم کہاں سوگئے کہ تم نے اُس کی قدرتوں کا ملاحظہ نہ کیا۔ اے اڈیٹرو تمکو کس نے افیون کے نشہ سے سلادیا کہ تم نے اِس کے کارہائے عظیم کا نوٹس تک نہ لیا۔ دیکھو وہ کیا کچھ کرچکا اور اُس کے فوائد کیسے عظیم ثابت ہوئے۔

غور کرو کہ کس قدر بیماریاں آئیں اور چلے بھی گئے بعض اوقات ہم خطروں میں بھی پڑے اور یہہ بیماریاں ہزارہا ہزار کو اپنے ساتھ لے گئیں اور اچانک حادثے لاکھوں کو پیس گئے لیکن خدا نے ہمکو کیسا بچایا؟ اور اُس نے اپنی پاسبانی کا کیسا حق ادا کیا؟ یہہ بات مشتہر کرنیکے لائق ہے اور ہمکو جو آجتک موجود ہیں اِس امر کا اشتہار دینا مناسب ہے کہ خدا نے ہماری پاسبانی کرکے آجتک ہمکو ہزاروں خوفوں اور آفتوں اور ہلاکتوں سے بچایا ہم سب اُسکی حمد کریں۔

ہمارے تجربہ میں آچکا ہے کہ ایک امیر کی ایک بھلائی ہمیں اِس قدر شہرت پاتی ہے جس قدر ایک غریب کی ایک برائی۔ اور ایک امیر کی برائی ہمیں اس قدر مشہور کی جاتی ہے جسقدر ایک غریب کی بھلائی پر حقیقی امیرالامرا خدائے حی القیوم کی تمام نیکیوں کی نسبت دنیا میں بالکل برعکس کام ہو رہا ہے وہ ہمیشہ بھلائی ہی کرتا ہے پر اس کا کوئی خیال تک نہیں کرتا۔ چاہئے تھا کہ خدا کی بڑی شہرت اور اُس کے کاموں کی بڑی عظمت ہوتی۔ پر نہ ہوئی۔ جو کچھ ہم سے ہوسکتا تھا ہم نے نہ کیا۔ پر جو کچھ ہم نہ کرسکے خدا کرتا آیا۔

آجکل مہذب دنیا گذرے لوگوں پر یہہ طعن سنا جاتا ہے کہ وہ عقل کے اندھے قدرت کی طاقتوں پر بھروسہ رکھتے تھے وہ انکو پوجتے تھے اور انکی پرستش میں مشغول رہتے تھے اور وہ خدا کو بالکل نہ جانتے تھے۔ یہہ طعن بالکل سچ ہے۔ لیکن اپنی آنکھیں اُٹھا کر اپنے معاصرین پر آپ نظر کریں کہ کس قدر روشنی کے اندھے آجکل قدرتی طاقتوں کو اپنا معبود بنا رہے ہیں کہ خدا نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ وقوع یا ظہور میں آتا ہے یہہ قوانین قدرت کا نتیجہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر خدا ہو تو اُسے قوانین قدرت میں دخل دینے کی مطلق اجازت نہیں ہے اور وہ اب ہمارے لئے کچھ نہیں کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب وہ مرچ کی تلخی

تک دور نہیں کر سکتا یہہ موجودہ روشنی کے زمانے کے قوانین قدرت پرست ہیں جنکی عقلوں کو بجلی نے جلا دیا اور انکی ذہنی طاقتیں گیس ہوکر اُن سے الگ ہو چکیں یہہ اے ناظر تو اپنے پاسبان کے ہاتھ کو قوانین قدرت میں محسوس کر کے اسکی مدح میں خوش اور شادمان ہو۔

راقم

پادری غلام مسیح انبالوی

مکاشفہ والہام

الہام کی تعریف

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۴ ستمبر کا پرچہ)

اگر خدا اپنے تئیں کشف کرے تو یہہ مکاشفہ ضرور ہمکو الہام کے وسیلہ سے ملیگا۔ الہام کی تعریف یہہ ہے جو ۲۔ تمطاؤس ۳ باب ۱۶ آیت میں مرقوم ہے۔ وہاں الہام کے لئے لفظ تھیوپنیوستس θεοπνευστος ہے۔ تھیو کے معنے پھونکنا اور تھیو کے معنے خدا کے ہیں پس یونانی لفظ تھیوپنیوستس کے معنے ہیں۔ خدا کا پھونکا ہوا۔ جیسے ایک عربی لغت میں الہام کے معنے لکھے ہیں۔ خدا کیطرف سے کوئی بات انسان کے دلمیں ڈالنا"۔ الہام۔ خدا روح القدس کی اُس خاص تاثیر کا نام ہے جو وہ بعض اشخاص کی روحوں و دلوں پر کرتا ہے تاکہ وہ خدا کی باتوں کا علم بنی آدم کو دیکے۔ بقول ڈاکٹر لی صاحب۔ "الہام سے رُوح القدس کا وہ خاص کام مراد ہے جو خدا کے برگزیدہ شخصوں کی ہدایت کرتا ہے کہ وہ انسانی لفظوں میں خدا کی مرضی کا اظہار اختیار کے ساتھ کرے اور اِس سے بائبل لکھی گئی ہو۔ قول غوسن صاحب۔ "الہام یونانی میں تھیوپنیوستیا θεοπνευστια ہے یہہ اصطلاح اُس تاثیر خاص کے واسطے استعمال کیجاتی ہے جو روح القدس نے عہد عتیق و عہد جدید کے مصنفوں کو دی تاکہ وہ انہیں لکھیں"۔ قول ہارن صاحب۔ الہام خدا کی رُوح سے انسان کے دل میں خدا کی بابت پہچان ڈالنے کو کہتے ہیں۔ لیکن علم الہیات میں اُس تاثیر کا نام ہے جس نے پاک نوشتوں کے مصنفوں کی ہدایت اور مدد کی کہ الہی باتوں کی پہچان اور انکو دیں بلا غلطی و آمیزش کے۔ خواہ ان باتوں کا مکاشفہ اُسی وقت اُن کو ملا ہو خواہ اُس سے پیشتر کسیوقت"۔

مذکورہ بالا الہام کی تعریف میں ایک فقرہ ہے جسے خوبی یاد رکھنا چاہئے یعنے روح القدس کی خاص تاثیر۔ کیونکہ روح القدس کی ایک عام تاثیر بھی ہے جو سب مومنین پر ہوتی ہے۔ سو اِس خاص اور عام تاثیر کے درمیان مسئلہ الہام کو سمجھنے کے خوب فرق کرنا چاہئے۔ چنانچہ عام تاثیر کی نسبت دیکھو یوحنا ۳۔ ۶ "روح سے پیدا ہوگئے ہوئے۔ پھر رومی ۸۔ ۱۱ میں ہے کہ "روح اونمیں بستی ہے"۔ اور ۸۔ ۱۴ میں کہ "وہ خدا کی رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں"۔ پھر افسیوں ۲۔ ۱۸ میں ہے کہ "رُوح سے باپ کے پاس دخل پاتے ہیں"۔ پھر رومی ۸۔ ۲۶ میں کہ روح ہماری کمزوریوں میں ہماری مدد کرتی ہے"۔ وغیرہ۔ الغرض روح القدس کی یہہ عام تاثیر اُس خاص تاثیر سے علیحدہ ہے۔ سب سے مقدس آدمیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود روح القدس کی عام تاثیر کے حاصل کرنے کے بھی اکثر طرح طرح کی غلطیاں کرتے ہیں اُن کے کلام کو صحیح سمجھکر ہم اُسکو اپنا ہادی اپنا رہنما مقرر نہیں دے سکتے ہیں۔ کیونکہ اُسمیں انسان کی مرضی بہت کچھہ شامل ہے کوئی کہتا ہے کہ میں یہہ خیال کرتا ہوں دوسرا کہتا ہے کہ میں وہ خیال کرتا ہوں۔ پس کسطرح ہم اپنے ایمان کی بنیاد انسان کے ایسے خیالوں پر ڈال سکتے ہیں۔ انکی نسبت مزمور ۱۰۹۔ ۳۲ و یعقوب ۲۔ ۲ کے اقوال کیا ہی صادق آتے ہیں۔ پس اُس کلام اور نوشتوں پر جو روح القدس کی عام تاثیر سے لکھے گئے ہم بھروسہ نہیں کر سکتے کیونکہ انسانی فطرتی برائی کے سبب روح القدس ہر لحظہ انہیں راہ راست پر نہیں رکھہ سکتا ہے۔

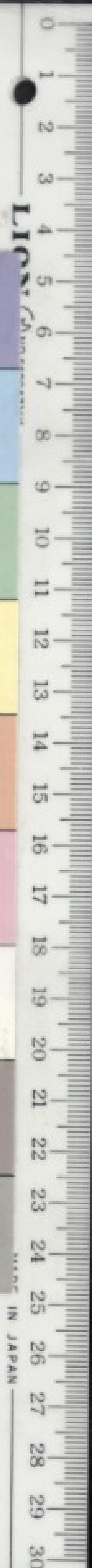
نتیجہ۔ اگر ہم خاص الہام یا خاص رُوح کی تاثیر کا انکار کریں تو مکاشفہ سے ہمیں بالکل محروم رہنا ہوگا۔ بقول شخصے "الہام کتب مقدسہ سے متعلق ہے اور اُسکو رُوح القدس کی عام تاثیر سے جو رسولوں اور نبیوں پر ہوتی علیحدہ کرنا چاہئے اگر ایسا نہ ہو تو کوئی کتب مقدسہ ہمارے پاس نہیں ہے"۔ پس اِس تاریک دنیا میں کوئی ایسی روشنی ہمارے پاس نہ ہوگی جو ہر وقت اور ہر حال میں ہماری رہنمائی کرے۔ جن لوگوں پر یہہ خاص تاثیر ہوئی اُن لوگوں نے اپنا کلام اختیار کے ساتھہ ظاہر کیا مثلاً پُرانے عہد نامہ کے نبی جب نبوت کرنے لگتے تو کہتے تھے کہ خداوند یوں فرماتا ہے یا خداوند کا کلام مجھے پہنچا۔ اِس خاص تاثیر اور عدم تاثیر کا شرح بیان پہلی تواریخ کے ۱۷ باب میں پایا جاتا ہے اور پہلی و دوسری آیات میں رُوح القدس کی عام تاثیر کا ذکر ہے کہ داؤد نے خدا کے لئے غیر تمند ہوکے خدا کا گھر بنانا چاہا اور ناتن نے بھی اُسپر صاد کیا۔ پر ۳۔ و ۴ آیات میں رُوح القدس کی خاص تاثیر یعنے الہام کا ذکر ہے جو ناتن کو ملا کہ داؤد گھر نہ بنائیگا۔ پس اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایماندار کا دل روح القدس کی عام تاثیر کا ماتحت ہوکے خدا کی مرضی کے خلاف کوئی کام کر سکتا ہے۔ پاک نوشتوں سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گاہے گاہے ایسے شخصوں کو بھی الہام ہوا جو روح القدس کی عام تاثیروں سے بے بہرہ تھے مثلاً بلعام اور قیافا سردار کاہن ۔ باقی آیندہ

الراقم

جسونت سنگھہ از کلارک اباد۔

سیبوں اور دیگر میوہ جات کے محفوظ رکھنے

کی بہترین ترکیب یہہ ہے کہ ایک پیپے کو لیکر اُس کی تلی میں ریت کی تہ جمائی جائے۔ اُس کے اوپر سیبوں یا دیگر میوہ کی تہ۔ اور اِس تہ کے اوپر ریت کی تہ۔ اور علے ہذا۔ ریت کی آخری تہ جماکر پیپے کو سرد مکان میں رکھہ دیا جائے۔ اِس ترکیب سے میوے نہ سڑتے اور نہ خراب ہوتے ہیں۔ بلکہ تازہ بنے رہتے ہیں ۔ (از ترقی)



مُراسلات

جناب من! اسے ضرور پڑھئے!!!

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

ہاں اب سنئے اس جلسے سے جو فوائد پہنچے............

اول تو کئی ایک اشخاص نے اس زمرے میں شامل ہونے کی درخواست کی۔

دوم کئی ایک طلبا ہائی کلاس کے خوشی خوشی ٹمپرنس کے ممبر بن گئے جنہوں نے اپنے ناموں کی لسٹ بناکر اور ہیڈ ماسٹر صاحب سے دستخط کراکر باقاعدہ پیش کی۔ ان لوگوں نے حلفاً اقرار کیا۔ کہ نہ تو ہم خود کبھی کسی نشی شئے کو استعمال کرینگے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے کو ایسا کرنے کی صلاح دینگے۔ بلکہ ساتھ ہی اس بات کی کوشش کرینگے کہ دیگر لوگ بھی ان برائیوں سے بچیں۔ خدا انکو اس نیک کام میں مدد دیوے۔

سوم بڑا فائدہ اس جلسے سے یہہ ظہور میں آیا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب مشن ہائی سکول نے اپنے اسکول کے طلبا کو اسکول کی حد میں جبکہ مدرسہ لگا ہوا ہو حقہ۔ سگرٹ یا سگار پینے کی سخت ممانعت کی۔ اور جو ایسا کرتا دیکھا جائیگا سزا کا مستحق ہوگا۔ دکاش کہ ہر ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر و پرنسپل صاحبان ایسا ہی کریں۔ تاکہ ہمارے طلبا اس حقہ نوشی کی بد عادت سے بچے رہیں۔ جسکو کہ یہہ لوگ ایام صغر سنی میں بلا کسی وجہ کے شروع کر دیا کرتے ہیں مدرسے کے صحن میں ٹہل رہے ہیں اور سگرٹ ہونٹوں میں دبی ہے۔ بھک بھک دھواں نکل رہا ہے۔ یہہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ بغیر اس کے خوشنمائی میں بٹہ لگتا ہے (توبہ توبہ کیسا وہم اور غلط خیال) بقول شخصے:۔

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

اے عزیزو اب آخر میں میری یہی استدعا ہے کہ ہم سبھوں کو بھی جگہ بجگہ ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کرنی چاہئیں۔ جیسے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے وغیرہ کے جلسے ہوا کرتے ہیں ایسے ہی ٹمپرنس کے بھی ہونے چاہئیں۔ ہر ایک مشن میں سبھوں کو چاہئے کہ اس کام میں پیش قدمی کریں۔ اور دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہوں۔ شاید بعض بھائی اعتراض کرینگے کہ "کیا ہم شراب پیتے ہیں یا بھنگ یا افیوں اڑاتے ہیں" عزیزو میں نہیں کہتا کہ آپ نشی ہیں بلکہ میری ہمیشہ یہی دعا ہے کہ "خدائے رحیم ہر ایک کو ان واہیات علتوں سے بچا رکھے" پر تو بھی ذرا اپنے ہی دل سے انصاف کیجئے اور خود اپنے سے ہی پوچھئے "کیا آپنے کبھی کوئی نشہ استعمال کیا ہے یا جیب میں کوئی ہے یا نہیں" تو انکو اگر انکی کانشنس حق پر ہے) ہاں یا نہیں کا صاف جواب مل جائیگا۔ میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں تو آپ ضرور ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کیجئے۔ ایسا کرنے سے زندگی دو جہانوں کا فائدہ ہے۔ چاہئے کہ ہم ہر ایک طرح کا نیک نمونہ دکھاکر بہت جلد انشیا کو جیت لیں۔

راقــــــــــــم

ایم۔ اسٹیفن از ریاست بہاولپور

افسوس صد افسوس!!!

اجل سر پہ کھڑی ہے خواب غفلت میں زمانہ ہے
خودی بیکار ہے بیفایدہ سر اُٹھانا ہے
اشارہ آمد و رفت نفس کا ہے یہی ہر دم
بدن میں دم جو آتا ہے اسے اک روز جانا ہے

سچ ہے اے پیارے ناظرین یوں تو مرنا ہر ایک نے ہے پر بقول شخصے:

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پر ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

ہاں اس بیچاری کی عمر ابھی صرف بیس سال ہی کی تھی۔ ہنوز مدرسہ کی چار دیواری سے رہائی نہ ہونے پائی تھی کہ ظالم اجل نے آ دبایا۔ سچ ہے:

اپنی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

دنیا میں ابھی کیا دیکھا تھا۔ یہہ ہونہار لڑکی ڈیرہ دون کے گرلس سکول میں انٹرنس جماعت میں تعلیم پا رہی تھی۔ یہہ اپنے ایام طفولیت ہی سے ہونہار معلوم ہوتی تھی درست ہے "ہونہار برواکے چکنے چکنے پات" بڑی لائق نیک نہاد۔ خوش سیرت و خوش شکل تھی۔ قریباً چار برس سے بعارضہ دق

استخوانی کا تپ دق میں مبتلا ہو کر ایسی کمزور و نحیف ہوگئی تھی کہ پچھلے ایک سال تو بالکل بستر دوزہ رہ کر اور سخت تکلیف اُٹھا کے بتاریخ ۹ اگست ہونے نو بجے رات کے دجالندھر مشن کمپونڈ میں) اس جہان فانی کو خیرباد کہکر اپنے منجی کی گود میں جا بیٹھی۔ رخصت کے وقت ہوش میں تھی۔ اور ذیل کا جملہ زبان پر تھا۔

"میں خداوند مسیح کے پاس جانیکو طیار ہوں"

ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چار سال بیمار کی تیمارداری کرنا کچھ سہل کام نہیں ہے۔ مرحومہ بیچاری کی والدہ سے دریافت کریں کہ یہہ عرصہ اُس کے لئے کیا کٹھن گذرا۔ ہر چند علاج و معالجہ میں کوشش کی گئی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

ہاں بیشک اس قسم کی وفات کو سنکر تو خاص و عام کو رنج و دلگیر ہے پر مرحومہ بیچاری کی ماں سے کوئی اس صدمہ کا حال دریافت کرے جسکی سب امیدوں کا خون ہوگیا بقول شخصے:۔

یہہ حال اُس کی مادر دلگیر سے پوچھئے
زخم جگر کے درد کو گھایل سے پوچھئے

آپ سوچتے تو ہونگے کہ یہہ کس کی وفات کا ذکر ہو رہا ہے۔ آئے میرے پیارے ناظرین اس مرحومہ

کا نام مس روزی جیکسن ہے۔ جو کہ اپنی مادر مہربان (مس جیکسن) کی تینوں بیٹیوں میں سب سے بڑی تھی۔ اب ہماری دل سے یہی دعا ہے کہ خدا مہربانی سے مرحومہ کی ماں اور دونوں چھوٹی بہنوں و نیز دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے ہماری بہتری کے لئے کرتا ہے۔

اے عزیزو موت کے لئے بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا سب یکسان ہے۔ پس ہم کیا کریں کہ بعد مرگ بھی نیک نامی سے یاد کئے جائیں۔ ہمکو چاہئے کہ ہم اپنے نیک کاموں اور خوش اخلاقی سے ہر دل عزیز بن جاویں۔ کیونکہ۔

ایک حالت پر ہمیشہ گردش عالم نہیں
نیک کاموں کے لئے دنیا میں وسعت کم نہیں
نام بعد مرگ بھی رہتا ہے عالی ظرف کا
جام سے شہرت ہی جم کی گو جہاں میں جم نہیں

راقم

ایم۔ اسٹیفن از ریاست بہاولپور

فصاحت قرآن

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۳ ستمبر کا پرچہ)

الفصاحۃ فی الکلام؛ ضعف تالیف اور تنافر کلمات اور تعقید سے خالی ہونیکو کہتے ہیں۔ پس ہم کلام کو اُس وقت فصیح کہہ سکتے ہیں جبکہ وہ مذکورہ بالا ہر عیوب سے معرا ہو۔ اور اگر انہیں سے ایک بھی کلمہ میں پایا جاوے تو اُسکو کلام غیر فصیح کہتے ہیں۔

ضعف؛ وہ ہے جو کہ تالیف اجزاء کلام برخلاف قانون مشہرہ اصحاب نحوی ہو۔ مانند۔ ضرب غلامہ زیدا شاید بہ سبب اضمار قبل الذکر اس جملہ میں ضعف ہے۔ اگرچہ اخفش اور امام ابو الفتح عثمان بن ابن جنی اس صورت میں اضمار قبل الذکر کو جائز ٹھہراتے ہیں۔ اور عربوں کے اشعار سے استدلال لیتے ہیں مگر وہ سب کے سبب بقاعدہ اور پوچ ہیں جسکو زیادہ وضاحت کیضرورت ہو مطول کی سیر کرے۔

تنافر فی الکلام؛ وہ ہے کہ کلمات زبان پر ثقیل ہوں بعض اُسمیں سے متناہ فی الثقل ہوتا ہے۔ کقول الشاعر۔ وقبر حرب بمکان قفر ولیس قرب قبر حرب قبر۔ گور حرب بن امیہ بمکانیست کہ خالی ست از آبادگیا۔ حالانکہ نیست نزد گور حرب ہیچ گورے۔ اور بعض اُسمیں سے متناہ فی الثقل نہیں ہوتا ہے۔ کقول الشاعر۔ کریم متی امدحہ امدحہ والوری معی واذا مالمتہ لمتہ وحدی۔ ہرگاہ مدح کنم ممدوح را مدح کنم او را در حالیکہ خلقی با من است وچوں ملامت کردم ممدوح را ملامت کردم او را در حالیکہ تنہا بودم۔ فائدہ۔ ادخال اذا فعل ماضی پر لطف سے خالی نہیں ہے گویا کہ شاعر اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ کہ میں نے اُسکو فی الحقیقت ملامت کی مگر کسی شخص نے میرا ساتھ نہ دیا۔ یہاں پر بسبب اتصال حا و ہا کے ثقل واقع ہوا ہے اور جبکہ اس کے ساتھ امدحہ ثانی کو بھی ضم کیا تو ثقل یہاں دو چند ہو گیا لہٰذا اس کی فصاحت میں زیادہ خلل واقع ہوا۔

تعقید؛ وہ کہ کلام غیر الظاہر الدلالتہ ہو مراد پر کسی خلل کے سبب سے۔ اور نظم میں یہہ ہے کہ ترتیب الفاظ ترتیب معانی کی موافق نہو خواہ یہہ سبب تقدیم و تاخیر یا حذف یا اضمار وغیرہ ہو۔ یا جسکے سبب سے سمجھنا مطلب کا دشوار ہو۔ کقول فرزدق۔ وما مثلہ فی الناس الا مملکا۔ ابو امہ حی ابوہ یقاربہ۔ ترجمہ ونیست مانند ممدوح درمیان آدمیان زندہ کہ مشابہ او باشد۔ مگر ملک کہ پدر مادرش پدر آن ممدوح است۔ شاید اس شعر میں تعقید لفظی ہے جو کہ کئی امور کے اجتماع کے سبب سے واقع ہوا ہے۔

(۱) مبتدا اور خبر کی جدائی ایک امر اجنبی کے سبب سے (ابو امہ۔ مبتدا ہے۔ اور ابوہ۔ اُسکا خبر اور حی اجنبی ہے)۔

(۲) صفت اور موصوف کا فاصلہ امر اجنبی کے سبب سے (حی موصوف ہے اور یقاربہ صفت۔ اور ابوہ اجنبی ہے)۔

(۳) مستثنیٰ کا مقدم ہونا مستثنیٰ منہ پر (الا مملکا مستثنا ہے حی سے)۔

(۴) فاصل ہونا امور اجنبیات کا بدل اور مبدل منہ میں (حی یقاربہ بدل اور مثلہ مبدل منہ ہے)۔

(۲) فی الانتقال؛ یہہ ہے کہ نہو کلام عند السامع ظاہر الدلالتہ مراد پر۔ بہ سبب اس خلل کے جو واقع ہوتا ہے انتقال الذہن میں۔ پس اسصورت میں ذہن کا انتقال معنی مقصود کی طرف مشکل ہوتا ہے۔ کقول الشاعر۔ ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا۔ وتسکب عینای الدموع لتجمدا۔ یہہ شعر عباس بن احنف کا ہے اس شعر میں تعقید معنوی ہے۔ کیونکہ آنکھ کا منجمد ہونا بخل اور آنسو بہانے کے (جس وقت کہ آنسو کیضرورت ہو) معنی میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ اہل عرب کہتے ہیں ناقتہ جماد یعنی اونٹنی دودھ نہیں دیتی ہے اور بخیلی کرتی ہے۔ وسنتہ جماد یعنی خشک سالی ہے بارش نہیں برستی ہے حالانکہ بارش کی ضرورت ہے۔

اور یہاں پر شاعر نے جمود عین کو راحت و آرام سے مراد لیا ہے۔ پس اس قسم کے کنایہ میں ذہن کا انتقال مقصود کیطرف مشکل ہے۔ کیونکہ آرام اس بات کا مستلزم ہے کہ آنکھ سے آنسو نہ ٹپکے اور جمود عین کا مستلزم نہیں ہے۔ کیونکہ یہہ ضد راحت و آرام کا مستلزم ہے اور اُس کی حالت خوف و کائب کی حالت ہے۔ شعر کا ترجمہ۔ قریب است کہ بجویم دوری خانہ را از شما تا نزدیک شوید۔ و بریزند ہر دو چشم من اشکہا را تا از اشک خالی شوند۔ یعنی زمانہ کی عادت ہے کہ ہمیشہ مطلوب کے برخلاف اور مقصد کے برعکس چلتا ہے۔

جب میں اپنا ہوئی طلب کر تا رہا وہ حاصل نہوا اور جس کا میں نے قصد کیا اُس کا نقیض آموجود ہوا یعنے تب سمجھا کہ زمانہ ہمیشہ برعکس چلتا ہے لہٰذا اب میں آپکی جدائی چاہتا ہوں تاکہ ہم دونوں آپسمیں مل جائیں میں چلا چلا کے روتا ہوں تاکہ میری دونو آنکھیں آنسو سے خالی ہو جائیں۔ اور میں ہمیشہ بہت سی بلائیں اور مصائب



چاہتا ہوں تاکہ سرور وصال حاصل ہو جائے۔ غرض آنکہ شاعر نے ضد مطلوب کو مطلوب کی صورت میں ظاہر کیا ہے تاکہ زمانہ کی کج رفتاری سے اِس کا مطلب بر آوے۔ ایک فارسی زبان کا شاعر بھی اِسی مضمون کی تائید کرتا ہے۔ حیث قال۔ من فراق یار جویم چونکہ وصلم آرزوست۔ زانکہ ہرگز بر اد من فلک کارے نہ کرد ٭

منجملہ مخل فصاحت کثرت تکرار ہے کثرت سے مراد فوق الواحد تتابع اضافات ہے کثرت تکرار کے مثال۔ و تسعدنی فی غمرۃ بعد غمرۃ۔ سبوح لہا منہا علیہا شواہد۔ ترجمہ یاری میدہد مرا در سختی بعد سختی اسپی کہ بر نجابت آن علامتہا اند۔ اِس شعر میں ضمائر میں کثرت تکرار ہو جسکے سبب سے ثقل پیدا ہوا ہے۔ اور تتابع اضافات کی مثال اِس شعر میں ہے۔ حمامتہ جرعیٰ حومتہ الجندل اسجعی فانت بمرای من سعاد و مسمع۔ ای کبوتر ساکن ریگستان گریہ کہ در زمین سنگستان واقع است۔ آواز کن کہ تو در جائے ریدن و شنیدن استی۔ یعنی سعاد نزا می بیند و آواز ترا می شنود ٭ (باقی آیندہ)

الراقم

سلطان محمد

امراض چشم کے ڈاکٹروں کی قومی انجمن میں جو ابھی حال میں طوکی میں فراہم ہوئی تھی ڈاکٹر پینس نے بیان کیا کہ شرابخوری کا علاج عینک سے ہو سکتا ہے کیونکہ عضلات بصارت کا تعلق براہ راست معدے کے اُن عضلات سے ہے جن میں حس یا تحرک پائی جاتی ہے اگر آنکھوں پر کسی قسم کا بار پڑتا ہے تو اُس کے اثر سے عضلات اور اعصاب کا انحطاط ہوتا ہے جس کے باعث شرابخوری کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ شرابخوری کی خواہش انحطاط اعصاب و عضلات کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ایک شخص کا حال بھی سُنایا جسے عینک کے ذریعے پانچ ہفتوں میں شرابخوری سے نجات مِلگئی ٭

رسالہ ابطال مرزا پر ریویو

(سلسلے کے لئے دیکھو ۲۰ ستمبر کا پرچہ)

مرزا جی نے نبی کو بے اختیار اور مردہ سمجھکر اور اُن کے جذبات و خواہشات اور اُن کے حرکات اور کلام اور ارادات کو مٹا کر اُسکو مطلق العنان قرار دیا ہے۔ حقیقت میں مرزا جی نے محمد صاحب کی خاطر معصوم کی یہہ تعریف کر دی ہے لیکن ہم آپ پر یہہ ظاہر کر دیتے ہیں کہ جس نبی کے دلمیں دینی خواہشات عمل میں نہیں آئیں تو وہاں عصمت قائم نہیں ہوئی بلکہ سخت دلی نتیجہ ہوا ہے۔ سخت دلی ہی کی وجہ سے انسان میں حقیقی توبہ پیدا نہیں ہوتی اور اُس کے دل سے ہمدردی اور خدا ترسی کافور ہو جاتی ہے اور وہ ایسی حالت ناگفتہ بہ سے اپنے لئے غضب کا سامان مہیا کرتا رہتا ہے سخت دل میں خدا اپنا الہام ہرگز ظاہر نہیں کرتا۔ اظہار الہام کے لئے شرط بھی ہے کہ انسان کا دل موم کی طرح پگھلا ہوا اور خدا کی باتیں سننے کے لئے مستعد ہو مسیح کے علاوہ باقی انبیا اپنی زندگی سے انسانکی دینی حالت اور کہ کونسا پہلو وہ خدا کے سامنے اختیار کرے اور کیطرح خدا اور شریعت کی روشنی میں چلے ظاہر کرتے ہیں لیکن مسیح کی زندگی سے ہم انسان کو اُس حقیقی اور اصلی منصب پر دیکھتے ہیں جس کے لئے وہ ابتدا میں معصوم پیدا کیا گیا تھا اور حسب حال جگہ میں رکھا گیا تھا تاکہ ذی اختیار ہو کر وہ نیکی میں پیش قدمی کرے لیکن جو اُس سے نہ ہو سکی وہ مسیح نے پوری کی اور اِس امر کی شہادت نہ صرف کتب مقدسہ بلکہ مسلمانوں کی کتاب قرآن بھی کھلے لفظوں میں دیتا ہے ٭

چوتھے رسالہ میں عصمت مسیح از اناجیل معہ ردّ شبہات پر بحث کی گئی ہے۔ اِس میں مرزا گویا اسلام ترک کر کے یہودی اور زندیق بن کر عیسائیوں کے مقابلے کو آتا ہے

سے بریں عقل و دانش بباید گریست ٭

مسٹر اکبر مسیح نے اِس مضمون پر قلم اٹھانیکی صحیح غرض یہہ ظاہر کی ہے کہ جو لوگ شریر دشمنوں کے شبہات کی وجہ سے کسی شبہہ میں پڑ گئے ہوں اُس سے نکل آویں ورنہ مرزا کے ہر سخن سے روح اللہ کے ساتھ اُس کی قلبی عداوت و نفرت ٹپکتی ہے حتیٰ کہ اُس کا سارا بیان ہزیان ہے اور جواب کا مستحق نہیں ٭

پانچواں رسالہ مسیح کی بعثت اور مرزا کا خبط کشمیر۔ اِس میں شیل مسیح کو ایک طفل مکتبی کی طرح اُڑے ہاتھ لیا ہے۔ کبھی تو بیچارے کی بھول پر لگاتار طمانچوں سے منہہ لال کیا جاتا ہے اور کہیں جھنکار پڑتی ہے اور جب اگلا پچھلا سبق کا بھول جاتا ہے مثلاً صفحہ ۱۱۹ دعوے نمبر ۲ کی دلیل پر تو استاد جی مرزا کو ڈانٹتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں بھلے آدمی تجھے کچھ اگلا پچھلا بھی سوجھتا ہے۔ تجھے آج تک نہ معلوم ہوا کہ میرے مقدمات کیا ہیں اور کیا نتیجہ نکالتا ہوں یہہ بڑی دل لگی کی بات ہے کہ تمام دعووں کی دلیل کا خانہ تو آپ نے بلینک یعنے خالی رکھا اور اسمیں جلی قلم سے لکھہ دیا "نہایت مضبوط دلائل سے ثابت ہو گیا"۔ نہ صرف دلیل سے بلکہ دلیل کی جمع دلائل سے اور دلائل کیسے کہ مضبوط اور مضبوط کے لئے بھی ایک صفت لائے "نہایت" اور پھر "ثابت ہو گیا" دہ کیسے ؛ جیسے گدھے کے سر پہ سینگ اور پھر مرزا جی کی انجیل دانی پر تعلیمی سند بھی عطا فرماتے ہیں جسمیں یہہ مرقوم ہے کہ آپکی انجیل دانی سری کیول رام نہ کلنک اوتار کی قرآن دانی سے کچھ زیادہ ہے اور پجاری دھرم پال جی بی۔ اے عرف عبد الغفور کی قرآن دانی سے کچھ کمتی کرتے ٭

چھٹواں رسالہ مرہم رسل۔ اِس میں بھی مرزا کے بہتان۔ اختلاف بیانی وغیرہ پر بحث کر کے آخر میں مرزا اور اُن کے سوز خوانوں کو شرما کر یہہ پوچھا ہے کہ یہہ کیا اندھیر ہو گیا کہ ہندوستان میں طاعون کی یہہ شدت کہ الامان اور وہ بھی خاص اُسی زمانہ میں جب آپ لوگوں نے اعجاز مسیحائی کا بابرکت علاج نکالا۔ کیا طاعون ہی پیر قادیان کے دعوؤں کی آسمانی تکذیب ہو کر آیا ہے ؛

یہہ رسالہ مجموعہ ہے اُن تمام مضامین کا جو سنہ۱۹۰۶ء مطبوعہ

ترقی لاہور میں شائع ہوتے رہے اور اب بعد تصحیح و ترمیم کتاب کی صورت میں پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے طبع کی گئی ہے یہہ کتاب ہر ایک مناد اور علم الٰہی کے طلبا کے ہاتھ میں ہونی چاہئے۔ ہمارے خیال میں علاوہ حضرت مسیح کے جو خداوند مسیح کی انسانی زندگی کے پہلو کو دکھاتا ہے بطور ضمیمہ اس رسالہ میں مسیح کی زندگی کا الٰہی پہلو بھی دکھانا چاہئے۔ تاکہ رسالہ مذکور پورے طور سے مسیحی رنگ میں رنگا ہوا نظر آوے اگر مصنف کتاب اجازت دیوے تو ہم بخوشی تمام یہہ ضمیمہ اضافہ کر سکتے ہیں اور اگر وہ خود اس کا ذمہ لیوے تو سب سے بڑھکر ہے عز و شرف۔ فقط۔

احقر
ایچ گولک ناتھ

جاگتے رہو اور دعا مانگو

حکم خدا ہے آیت بیداری و دعا
پس سب کو ہے ضرورت بیداری و دعا

جس طرح زندگی کو خوردونوش ہے ضرور
ہے قوت روح قوت بیداری و دعا

علم و عمل ہیں لازم و ملزوم جس طرح
ٹھیک اس طرح ہے نسبت بیداری و دعا

گلشن جہاں کی دلکشے یا ایل کی جسے وہ
تھی ملکے مجھ قدرت بیداری و دعا

بھولکا نہیں غریب کہیں شکل ایلیاہ
بلکہ اگر ہو دولت بیداری و دعا

سن ہمدمانو حال شہیدان راہ حق
ایسی تھی انکو لذت بیداری و دعا

آتش میں تشنگی شہادت فزوں ہوئی
لب تک جو آیا شربت بیداری و دعا

ہو فرش سے رسا گئے عرش بریں اگر
ہو در میاں نیابت بیداری و دعا

لت انکی ہوگئی ہے طرح گھڑیاں عجب ہوئی
اے پیر ہر گھڑی ہو ساعت بیداری و دعا

بعضوں کی زندگی تو بہ آرزو گزر گئی
کہتا نہ ہائے حسرت بیداری و دعا

ٹھہرنگے خوشگان اجمیں حشر جب
کہو نگے وائے حسرت بیداری و دعا

حسنک کو سمنے جانتے ہیں سال دیکھو
عاجز کو ہو سے عادت بیداری و دعا

ڈی۔ ایل۔ جالندھری

کرسچن اینڈیور

لکھو۔ ۲۔ جنگا کا اثر اسے کم ۱۔ ۱۷۔ ۲۲

۱۱۔ دانیل کا اثر۔ فارسی ۲۔ ۴۔ ۹۔ ۳۹

۱۲۔ نحمیاہ کا اثر۔ نحم ۵۔ ۱۔ ۱۳

۱۳۔ آستر کا اثر۔ آس ۵۔ ۱۔ ۳

۱۴۔ استفانس کا اثر۔ اعم ۷۔ ۲۲۔ ۱۹۔ ۲۰

۱۵۔ شہرکے محرر کا اثر۔ اعم ۱۹۔ ۳۵۔ ۴۱

۱۶۔ اتوار۔ ذاتی اثر کی تاثیر۔ یو ۱۔ ۲۵۔ ۲۹

ذاتی اثر کی تاثیر پہچاننے کے لئے ہم ذرہ دو ایسے شخصوں پر غور کریں جنکی تاثیریں بہت ہی بڑی تھیں مگر دونوں میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔

(۱) ایزابیل ۱۔ سلاطین کے بیان سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس ایک ہی عورت کا برا اثر شوہر (۱۔ سل ۱۶: ۳۱۔ ۲۱: ۷۔ ۲۵) بیٹی (۲ تو ۲۲: ۲) داماد (۲۔ تو ۲۱: ۶) نواسے (۲۔ تو ۲۲: ۳) بلکہ یہودا اور اسرائیل کی دونوں تمام سلطنتوں پر کہاں تک پڑا (۱۔ سل ۱۹: ۱۸۔ ۲۔ تو ۲۱: ۱۳) اُسی کی بدولت

بعل کی جھوٹی پرستش جاری ہوئی خدا کے وفادار بندوں کی جان پر آبنی۔ بلکہ قریب تھا کہ ملک خدا کی راستی سے ہٹ گیا اور طرح طرح کی خرابیوں اور گناہوں میں مبتلا ہو گیا۔

(۲) ایلیاہ پہلے پہل ایسا معلوم ہوا کہ اُس کا اثر ایزابیل کے اثر کے مقابل کچھ بھی نہیں ایک مرتبہ وہ ایسا ناامید ہوا کہ موت کا خواستگار بن گیا۔ (۱۔ سل ۱۹: ۴) مگر پھر بھی اس کی تاثیر نشٹ اور دائمی تھی تاکہ ایک ہی شاگرد پر اس نے ایسا بھرپور اثر ڈالا اور بہت سے کام جو اس سے نہ ہو سکے اُس کے شاگرد الیشع کے ذریعہ سے ظہور میں آئے۔ ایلیا اور الیشع کے کاموں اور تعلیم کا مقابلہ کرو۔ ۲۔ سل ۲: ۹ و ۱۰ (۱) ۱۔ سل ۱۷: ۱۔ ۲۔ سل ۲: ۱۴ (۲) ۲۔ سل ۲: ۱۹۔ ۲۲ و ۱۴: ۲۳۔ لوقا ۹: ۲۵ (۳) ۱۔ سل ۱۸: ۲۰۔ ۲۔ سل ۳: ۲۵ (۵) ۱۔ سل ۱۷: ۱۹۔ ۲۳ و ۲۲: ۲۔ سل ۴: ۳۲۔ ۳۷ (۶) ۲۔ سل ۴: ۴۲۔ ۴۴

اور اسی طرح ایلیاہ کے موت کے بعد اُس کا زندہ ویسا ہی کام کرتا رہا لوقا ۱: ۱۷ یعقوب ۵: ۱۷ ایلیاہ کے اثر کا بھید ان باتوں میں پایا جاتا ہے ۱۔ سل ۱۷: ۱ خدا جسکے سامنے میں کھڑا ہوں زندہ ہے یہی اُسکی عمر بھر کی دہن تھی۔ یعنی خدا کی پہچان اور یاد۔ یہہ وہی چیز ہے کہ جس سے ہم اوروں کے ڈر سے بچتے ہیں ۱۔ سل ۱۷: ۱ عبر ۱۱: ۲۷۔ اور اپنی خودی کو خدا کے دھیان میں بھول جاتے ہیں خرو ۳۳: ۲۹۔ ۲ کر ۳: ۱۸۔ ہم اپنے اثر پر غور و فکر کرکے اس کو نہیں بڑھا سکتے بلکہ مسیح کے جلال کی تلاش میں محو ہو جانے سے (عمل ۴: ۱۳) وہ اثر آپ ہی آپ بڑھتا جاتا ہے۔ اور اور وہ بغیر تاثیر کے بغیر نہیں رہتا۔ کیونکہ اس وقت اثر سچ مچ ہماری نہیں ہے بلکہ مسیح کی (۲ کر ۲: ۱۴) جس نے اپنے بارہ میں فرمایا۔ (میں) سبکو اپنے پاس کھینچوں گا۔ یوحنا ۱۲: ۳۲

واقعات و روایات

کثرت چار نوشی سے انحطاط جسمانی پیدا ہوتا ہے۔ اکثر لوگ گھٹیا درجہ کی چا اِس طرح استعمال کرتے ہیں کہ مقدار سے زیادہ چا ایک برتن میں ڈال کر اُس میں اوپر سے کھولتا ہوا پانی بھر دیتے ہیں۔ اور جب چا کی پتیاں بالکل دم پخت ہو جاتی یعنی اُبیج جاتی ہیں تو پھر اُس عرق کو پیتے ہیں اور دن میں کئی کئی بار چا کا اِس طرح استعمال کرنا نہایت مضر ہے۔ اُس سے آنت بڑھ جانے کا مرض پیدا ہوتا ہے اور طرح طرح کی اور خرابیاں بھی ؛

پروفیسر اشپدرو نے تجربہ سے معلوم کر لیا کہ عضلات و اعصاب پر رنگوں کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور نیلے رنگ کا اثر مسکّن ہوتا ہے۔ اُس سے درد کم جاتا ہے جس مریض کی آنکھوں میں درد ہوتا ہے وہ اُسے ایک کمرے میں بند کر دیتا ہے اور سولہ بتیوں کی طاقت رکھنے والا نیلگوں شیشہ اُس کی آنکھ کے اوپر تیس منٹ تک رکھتا ہے جس سے اُس کے حواس درست رہتے ہیں اور درد چلا جاتا ہے۔ اِس رنگ کی تاثیر کی مدد سے دانت آسانی سے اُکھاڑا جا سکتا ہے جس کے بعد درد بھی محسوس نہیں ہوگا ؛

بصارت قائم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ تاریکی سے یکایک روشنی میں نہیں آنا چاہئے۔ محرک اور نشی اشیا سے جن کا اعصاب و عضلات پر بڑا اثر پڑتا ہے بچنا چاہئے۔ لیٹ کر یا تکاوٹ دماغی اور جسمانی کے وقت نہیں پڑھنا چاہئے جب آنکھیں کام کرتے کرتے تھک جائیں تو سر اُٹھا کر کسی دور والی شے کو نظر جما کر دیکھنا چاہئے۔ صفائی جسم کا لحاظ رکھنا چاہئے

آسٹریا میں ایک ڈاکٹر نے ایک گولہ ایجاد کیا ہے جس کے پھٹنے سے سیسہ یا فولاد کے ٹکڑے نہیں نکلتے بلکہ گیس نکلتی ہے۔ اور جہاں تک اُس کا اثر پہنچتا ہے وہاں تک لوگوں کو تھوڑی دیر کے لئے بیہوش کر دیتی ہے۔ ایک گولہ سے دو ہزار آدمی بیہوش ہو جاتے ہیں یہہ گولہ بلوؤں اور ہنگاموں کو دور کرنے یا جنگ میں دشمن کی سپاہ کو بے ہوش کر کے اُن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہے ؛ (ترقی)

ضلع بھاگل پور کے ریلوے اسٹیشن صاحب پور کمالؔ سے عبرت ناک دھوکے کی خبر ملی ہے۔ جس کی کیفیت اِس طرح بیان کی جاتی ہے۔ کہ ایک بدقسمت مسافر کو صاحب پور کمالؔ کے جنگشن سے کسی دوسری گاڑی پر سوار ہونا تھا۔ مگر اتفاق سے گاڑی نکل گئی۔ اِس کے پاس ایک ہزار روپیہ نقد تھا وہ اُس نے چوری کے خیال سے اسٹیشن ماسٹر کے سپرد کر دیا۔ اور رسید لے لی اسٹیشن کے پاس ایک حلوائی کی دکان میں اِس مسافر کے سونے کا انتظام کیا گیا۔ روپیہ بڑی چیز ہے۔ اسٹیشن ماسٹر کی نیت بدل گئی۔ چنانچہ اُس نے حلوائی کو بلا کر کہا کہ یہہ مسافر قتل کر دیا جائے۔ اور نصف نصف روپیہ ہم تم آپس میں تقسیم کر لیں گے ؛

حلوائی نے اُس مسافر کی خوب خاطر تواضع کی۔ اور جب اُس کو چارپائی پر سلا چکا۔ تو قتل کی تدبیر سوچنے کے لئے دکان سے باہر گیا۔ حلوائی کا بیٹا کچھ رات گزرنے کے بعد دوکان پر آیا۔ وہ اُس معاملے سے بالکل بے خبر تھا۔ اُس نے ایک غیر آدمی کو دکان پر دیکھ کر کہا کہ یہہ آرام کی جگہ نہیں ہے تم مسافر خانے میں چلے جاؤ۔ وہ مسافر دکان سے باہر نکل گیا اور اُس کی جگہ حلوائی کا بیٹا پلنگ پر پڑ کر سو رہا تھوڑی دیر کے بعد حلوائی لیا۔ اور مسافر کے دھوکے میں اپنے نوجوان بیٹے کو قتل کر دیا۔ اِس کے بعد وہ اسٹیشن ماسٹر کے پاس حصہ لینے کی غرض سے گیا اور مسافر کے قتل کا حال بیان کیا۔ اسٹیشن ماسٹر نے کہا۔ کہ وہ آدمی تو مسافر خانہ میں موجود ہے۔ تم کس کو قتل کر آئے ہو؟ مسافر خانہ میں آکر دیکھا تو مسافر کو زندہ پایا۔ پھر کیا تھا۔ دونوں کے ہوش اُڑ گئے۔ پولیس نے گرفتار کر لیا ؛

اکثر روایتیں سنی گئی ہیں۔ کہ سَو سال کی عمر کے قریب انسان کے دانت نئے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حال میں اِس کی تصدیق ہوئی ہے کہ ملک یورپ میں ایک مقام پر ایک لیڈی کے نئے دانت نکلے ہیں جس کی عمر ۹۵ سال کی ہے۔ اور لیڈی مذکورہ کا تیس سال سے کوئی دانت باقی نہ رہا تھا ؛

انگلستان کے علاقہ میں ایک تین برس کی چھوٹی لڑکی تین زبانیں بولتی ہے۔ اِس لڑکی کی والدہ فرانس کی رہنے والی ہے اِس لئے لڑکی کی مادری زبان فرنچ ہے۔ اور وہ اپنی ماں سے ہمیشہ فرانسیسی میں گفتگو کیا کرتی ہے۔ اِس کا باپ اٹلی کا رہنے والا ہے جس سے وہ اٹالین زبان میں بات چیت کرتی ہے۔ اور اپنے ہم عمر بچوں سے انگریزی زبان اُس نے خود سیکھ لی ہے ؛

لودیانہ میں واٹر ورکس جلنے کے لئے چندہ ہوگا۔

سمالی لینڈ میں جھاڑی کے برابر ایک چھوٹا سا درخت ہے۔ اُس کی جڑ اندر سے بہت موٹی نکلتی ہے۔ اور وہاں کے لوگ کپڑا دھوتے وقت اِس کا استعمال کرتے ہیں۔ اِس جڑ کے ملنے سے کپڑا بالکل صاف ہو جاتا ہے خدا کی شان ہے کہ جنگلی لوگوں کے لئے بھی اُس نے ہر ایک چیز خواہش کے مطابق پیدا کر دی ہے ؛ (تہذیب نسواں)

سال گزشتہ میں فرانس میں جو چوہوں نے جو کھیتوں میں پیدا ہو گئے تھے چند مقامات کی فصل کو سخت نقصان پہنچایا جس سے نہ صرف باشندوں کو ناج کی تکلیف ہوئی۔ بلکہ مویشیوں کو چارہ کی بھی۔ ڈاکٹر روکس نے جن کا تعلق فرانس کی پاسٹیور انسٹیٹیوٹ سے ہے اجرام سے ایک دوا تیار کی اور بہت سے آدمیوں کو اُن مقامات کے کھیتوں میں مقرر کر کے چوہوں کے بلوں کے پاس وہ دوا رکھوا دی جسے کھانے سے ۹۵ فی صدی چوہے ہلاک ہو گئے ؛

(ترقی)

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

	صفحہ	قیمت
ویدوں کی دیوتا پرستی	۲ صفحہ	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۱۳۴	۲ر
تیرتھ ...	۳۴	۶ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳۰	۲
ویدوں کی ازلیت ماہیت	۱۶	۳
تاریخ طاعون	۴۴	۶
جھوٹی دینی خیرات	۱۶	۲
انگریزوں کے خانگی حالات بالتصویر	۱۳۰	۲ر
انگلستان کی مختصر تاریخ	۹۴	۱ر
جاپان	۹۲	۲ر ۶ پائی
سیر ہندوستان	۱۵۲	۶ر
شریف بیبیاں	۸۸	۲ر ۶ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۵۰	۱ر
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات	۱۳۳	۲
صفائی کی ضرورت	۱۶	۳ پائی
آئندہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے	۶۶	۱ر
بچوں کی پرورش	۱۶	۳ پائی
مہارانی وکٹوریا - رنگین تصاویر	۳۰	۲ر
قدیم رومیوں کا تذکرہ باتصویر	۱۰۹	۱ر
پرنس جونات	۱۶	۳ پائی
بات باتصویر بچوں کے لئے	۸۴	۱ر
کشف الحقائق - مسیحی دین کے عقلی ثبوت	۲۹۱	۸ر
مسیح کی تعلیم	۳۱۹	۴ر
معذرت نامہ سقراط جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے ...		۸ر
روستہ الکبری کی آشفتگی - قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول - ۲۱۸ صفحہ		۶ر
طیلس یعنے رفیق صلیب ایک قصہ کے پیرائے میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات ۲۰۰ صفحہ		۶ر
یودیاس نگالستی - چوتھی صدی مسیحی کا قصہ ...		۶ر
سورج چاند ستارے - علم ہیت کا رسالہ باتصویر		۸ر
ایلڈا اور اڈسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعراء کے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام		۴ر

درخواستیں سسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

اشتہارات

اطلاع

وائی - ایم - سی - اے طلبار کا کیمپ ۱۴ سے ۱۸ اکتوبر تک امرتسر میں منعقد ہوگا

جیمس ویلس سکرٹری ڈسٹرکٹ یونین امرتسر

ضرورت

ہوم مشن کھنگاڑہ کے واسطے چھ کارندوں کی ضرورت ہے جنکی تنخواہ آٹھ روپے دس روپے اور بارہ روپے تک ہوگی - درخواستیں اور نیز لیاقت وغیرہ کے سارٹیفکیٹ ذیل کے پتہ پر بھیجیں ؛

المشتہر

پادری عبد القادر - رکھا کھنگاڑہ

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے - تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور مشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہوں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے - کلارک مینجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲ر معہ ضمیمہ ۱۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱ر ۶ ۹ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
چوتھائی کالم	۸ر ے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	[illegible]
پورا کالم	عہ	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ